

پہلا حصہ حروف تہجی

موضح اللسان کا

جو بموجب حکم نواب معلی القاب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک
مغربیہ کے واسطے استعمال سبی مکتبوں کے

مولوی کریم الدین مدرس اول اردو آگرہ کالج نے

تالیف کی

در ماہ [illegible] سنہ ۱۸۵[illegible] عیسوی [illegible] مطبع [illegible] آگرہ میں باہتمام منشی [illegible] طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدور نہین اوسکی تجلّی کے بیانکا   جون شمع سراپا ہو اگر صرف زبانکا

بعد حمد خدا اور درود مصطفیٰ کے بندہ کمترین کریم الدین اہل علم و زبان دانونکی
خدمتمین یہہ عرض کرتا ہے کہ دو برس سے مجکو یہہ خیال تہا کہ چونکہ سرکار
گورنمنٹ پریسیڈنسی آگرہ کا ارادہ زبان اردو کی ترویج اور پہیلانے
کا ہے تو اس ارادہ کی تائید کے واسطے تو بہی کوشش کر گرچہ اس سرکار
عالیمقدار کے دربار مین مجہہ جیسے بیشمار ہین اور مثل بہی مشہور ہے کہ
نقارخانہ مین طوطی کی آواز کون سنتا ہے پر تب بہی چونکہ نمک خوار
اس سرکار فیض آثار کا ہون اور مدرسہ آگرہ مین جو کہ مقام اشاعت
علوم و فنون کا ہے مدرس اول اردو کہلاتا ہون اگرچہ بالتصریح مامور اس
اشاعت کا نہین ہوا ہون پر حقیقت مین اس ارادہ سرکار کے بر لانے مین

جوکہ میری عہدہ سے تعلق اور لگاؤ رکہتا ہے ضمناً ماموری ہو گیا ہون
جسطرح سے ہوسکے کوشش کرون یہہ سوچ کریون ٹہرائی کہ مبتدیون
اور نوآموزون کو اس زبان کی طاقت بروقت واقف ہونے اوسکے
قواعد کے ہوسکتی ہے اور سوائی اسکے کوی صورت نظر نہین آتی کیونکہ
جب جڑہی مضبوط نہوگی تو پہول پہل کسطرح سے لگین گے چنانچہ اسبواسطے
ایک کتاب صرف و نحو اردو کی سابق مین ہے قواعد المبتدی
تالیف کرکے بذریعہ جناب جنرل وزیٹر ریذ صاحب بہادر کے حضور گورنمنٹ مین
گذرانی اور اونہین کے ذریعہ سے صلہ اوسکی تالیف کا سرکار سے پایا
بعد ازان یہہ خیال آیا کہ اوس کتاب مین وہ باتین جو فارسی خوانون کو
مفید ہون بہت کم لکہی گئین اور صرف اوسمین علم صرف اور علم نحو ہی لکہا
اور قواعد بہی بلحاظ اختصار اور خوف تطویل کے کم بیان کیئے گئے بہتر یہہ ہے
کہ ایک کتاب مطول جو حاوی بہت سے نئے نئے مسائل علم اللسان کو ہو
اور نظیرین منقولون استاذہ کی اشعار و نثر وغیرہ سے اوسمین بمقام
ضرورت پر مندرج ہون تازہ لکہی جاوے چنانچہ یہہ کتاب دوسری بنام
موضح اللسان طیار کی اور اسمین چار قسمین علم لسان کی یعنے ہجی
صرف — نحو — عروض داخل کین اسکا پہلا حصہ یعنے ہجی چہپوایا جاتا ہے

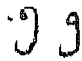
باب اول تهجی مین

تهجی لغت مین ایک ایک حرف کا پڑهنا ہے یہہ بهی ایک قسم علم اللسان کی ہے جو خاصیت اور طاقت حروف کی اور ہر ایک لفظ کے حرفون کے ہجے کرنے کی بتلاتی ہے **حرف** لغت مین کنارہ یا طرف کسی چیز کی ہے اور اصطلاح تهجی مین جزو اصلی یا بہت چهوٹا چهوٹا حصہ لفظ کا ہے — حروف اردو کے الف با تا اردو کی کہلائی جاتی ہے اور وے ۳۶ چهتیس ہین

بیان اصالت حروف کا

یہہ حروف جو اردو مین لکہے جاتے ہین فارسی خط نستعلیق یا شکستہ کے ہین اور وے عربی خط نسخ سے ایک گونہ اختلاف کی ساتهہ بنائے گئے ہین اور عربی حروف از روے قیاس کے یون معلوم ہوتے ہین کہ عبرانی تهجی سے باختلاف صورت اور وضع کے مقرر ہوئے ہین اصل مین یہہ بائیس ۲۲ حرف عبری زبان مین اسطور پر لکہے جاتے تهے اور یہ انکے نام ہین

نمبر	حروف عبرانی	خط عربی	نام	عدد بحساب جمل
۱	א	ا-ﺎ-ا	الف	۱
۲	ב ב	ب ب	بیتھ	۲
۳	ג	ج ج ج	گِمَل	۳
۴	ד	د د	دالتھ	۴
۵	ה	ھ	ہے	۵
۶	ו	و و	واو	۶
۷	ז	ز ز	زاین	۷
۸	ח	ح	حیتھ	۸
۹	ט	ط	طیتھ	۹
۱۰	י	ی ی	یود	۱۰
۱۱	כ כ	ک	کاف	۲۰

۳۰	لامد	ل		۱۲
۴۰	میم	مـ م		۱۳
۵۰	نون	ن		۱۴
۶۰	سامخ	س		۱۵
۷۰	عین	ع		۱۶
۸۰	فے	ف		۱۷
۹۰	صیدی	ص		۱۸
۱۰۰	قوف	ق		۱۹
۲۰۰	ریش	ر		۲۰
۳۰۰	شین	ش		۲۱
	سین	س		
۴۰۰	تاو	ت		۲۲

ان حروف پر عربون نے چھ ۶ اور حرف بسبب اسکے کہ اونکی زبانمین
بعض آوازین ایسی تہین جو بیہردہ حروف مین ادا نہ ہوسکتی تہین ایجاد کر
دیئے ہین (ث — خ — ذ — ض — ظ — غ —)
سبہی حروف حرف ایک نقطہ کے زیادہ کرنی سے بن گئے ہین
ست کلمات ان حروف کو علے الترتیب معہ ترتیب اعداد مقرر یہودیون کے مقابل

ابجد ۱ ۲ ۳ ۴ — هوز ۵ ۶ ۷ — حطی ۸ ۹ ۱۰ — کلمن ۲۰ ۳۰ ۴۰ ۵۰ — سعفص ۶۰ ۷۰ ۸۰ ۹۰

قرشت ۱۰۰ ۲۰۰ ۳۰۰ ۴۰۰ — ثخذ ۵۰۰ ۶۰۰ ۷۰۰ — ضظغ ۸۰۰ ۹۰۰ ۱۰۰۰

اول واضع حروف عربی کا جسنے یہہ تبدیل اسطرح کی مرامر بن مرہ
طائی ہے اس حساب سے عربی حروف اٹھائیس ہوئے پہر بعضی اہل عرب نے
ایک اور حرف بڑھایا اور اوسکی یہہ شکل ایجاد کی (ء) نام اسکا آمزہ
رکہا عوام الناس ہمزہ کہنے لگے لیکن صحیح آمزہ ہے کیونکہ جو حرف ہر
عربی مین واسطے غرض ترکیب کے موضوع ہوا ہے اوسکے نام کے شروع مین
وہی حرف رکہا گیا ہے الا الف کیونکہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے
اسلیئے اوس سے ابتدا نہین ہوسکتی بخلاف امزہ کے کیونکہ وہ متحرک
ہوتا ہے جیسا بے تے ثے جیم وغیرہ دیکہو سب کے اول مین وہی

حرف ہے جسکا وہ نام مقرر کیا گیا ہے پس قیاس چاہتا ہے کہ وہ ہمزہ بہی
ہونا کہ ہمزہ پس سب حروف ہجا عربی کے انتیس ۲۹ ہوئے بخلاف مبرد نحوی کے
کہ وہ ہمزہ کو سے حرف مستقل نہین مانتا اور الف چونکہ ہمیشہ ساکن ہوتا ہے
اسلیئے اوسکے بتلانے کے واسطے یہہ حرف ایجاد ہوا ہے (لا) یعنے لام
اور الف تاکہ اسّے معلوم ہو کہ الف آخر مین کسی نہ کسی حرف کے آتا ہے
والا نہ یہہ حرف بہی مستقل نہین ہے اسیواسطے مینے بہی اوسکو شمار نہین کیا
چونکہ فارسی والون نے انہین حرفون کو اپنی کلام لکہنی شروع کی تو سبب اسکے
کہ بعضی آوازین اونکی کلام مین ایسی تہین کہ اونکے اُدا کے واسطے عربی مین
کوئی حرف نہ پاتے تہے اسلیئے اونہون نے یہہ چار حرف اور بنالیئے وے.
یہہ ہین (پ چ ژ گ) یہہ شعر اونکو شامل ہے

حرف مخصوص پارسی ہر چار پے و چے ژے و گاف اے مختار
در کلام عرب بغیر بدل نشود ہیچگاه مستعمل

مگر آٹہہ حرف اون اونتیس ۲۹ حرفون مستعملہ عربی سے فارسی مین
نہین آتے وے یہہ ہین (ث ح ص ض ط ظ ع ق)
جیسا کہ شرف الدین علی نے ان شعرون مین لکہا ہے قطعہ

ہشت حرف است آنکہ اندر فارسی نایدہمی تا نیاموزی نباشی اندرین معنی معاف
بشنو از من تا کدام است آن حروف ای یادگیر ثا و حا و صاد و ضاد و طا و ظا عین و قاف

اردو والون نے (ٹ ڈ ڑ) یہہ تین حرف اور زیادہ کیئے پس سب حرف ملکے
چہتیس ۳۶ ہوئے اور (ے) یعنی یائے مجہولہ واسطے فرق یائی معروف کے
جو اسطرح پر لکہی جاتی ہے (ی) بنائی گئی ہے اسکو علیحدہ حرف شمار کرنا
لغو ہے پس سب حروف جو اردو مین مستعمل ہین چہتیس ۳۶ ہین الا یہہ آٹہہ حرف
جو اوپر بیان ہوئے کہ مخصوص عربی سے ہین جس لفظ مین ان مین کا کوئی حرف
پاؤ اوسکو لفظ عربی کہو اور باقی وے حروف جو خاص فارسی سے
ہین وے ہندی مین بہی آتے ہین کچہہ خصوصیت فارسی سے نہین اور یہہ
تحقیقاً دریافت کرنا کہ یہہ لفظ ہندی کا ہے یا فارسی کا یا عربی کا یا کسی اور
زبان کا یہہ علاقہ زبان دانی یا کتب لغت کے دیکہنے سے رکہتا ہے کچہہ حرفون ہی پر
بہروسا نکرنا چاہیئے کیونکہ ترکی زبان مین بہی قاف بہت آتا ہے پس
کچہہ عربی ہی سے مخصوص نہوا اور ترکی لفظ بہی اردو مین آتے ہین اسکی دلیل خود
لفظ اردو ہی ہے کیونکہ وہ ترکی ہے اسکی تحقیق اوسکے موقع پر ہوگی ایسا یہہ
بات بیان کرنے کے لایق ہے کہ بعض لوگون نے (بہہ پہہ تہہ
جہہ چہہ دہہ ڈہہ ڑہہ کہہ گہہ) یہہ دس حرف
اور بہی اردو حرف مین بڑہائے ہین اس حساب سے سب چہیالیس ہوتے ہین
اور یہہ ٹہیک بہی ہے اسواسطے کہ حروف تہجی ہر ایک زبان کے مختلف بسبب اختلاف
آوازون کے موضوع ہین اور جن لوگون کی وے آوازین ہین اوہنون نے اونکی

پہچان کے واسطے نشان اپنی اپنی مختلف صورتون مین بنائے ہین پس اگر وے
لوگ دوسری زبان کا کوئی حرف ایسا بولین کہ اونکی زبان مین وہ اواز نہتی
تو وے اپنی لکہت مین کوئی نئی صورت بناوینگے خواہ کسی حرف کی صورت
کوئی نشان مقرر کرین یا کوئی صورت مرکب بناکر وہی آواز نکالین یا نئی ہی
ڈہول کی شکل گہڑلین پس اس حرف مخارج ث کو دیکھا چاہیئے کہ اگر کسی صورت
مفرد پر کوئی نشان آواز نو کا مقرر کیا گیا ہے تو بیشک وہ داخل مفردات
ہوگا کیونکہ اوسمین دوسرا حرف نہین ملا جو مرکب ہوجاوے جیسے
کہ یہہ حرف ہین (ت̄ د̄ ر̄ ژ̄) ہماری آواز کرنے کو (ت د ر ژ)
پر صرف یہہ نشان (ـــ) یا یہہ (ط) یا یہہ (::) مقرر کئے گئے ہین اور ژ
پر یہہ (ٗ) نشان سوائی نشانون مذکورہ بالا کے آتا ہے اور ان مین نہین
اور اس ایک ہی طرح کے نشان مقرر کرنے سے یہی ثابت ہوتا ہے
کہ فی الواقع ثقالت پیدا کرنیکو یہہ نشان مقرر ہوئے ہین اور اصل مین وے
حروف جو خالی ان نشانون سے ہین اصلی ہین اور یا کسی حرف کو ملاکر
وہ آواز نکالی گئی ہے مثلاً (تھ دھ جھ) وغیرہ پس وے مرکب
کہلاوینگے مفردات مین داخل نہ کئے جاوینگے اور انکے حروف بہی
مین نہ لکہین گے کیونکہ جن لوگون کی یہہ زبان ہے اونہون کی کتابت حروف

فارسی مین ہے پس فارسی لکہت مین یہہ آواز جو خاص ہندی حرفون سے
ہے مرکب شمار کی گئی ہے بخلاف ہندی کے کیونکہ اونکی یہان ایک ایک
صورت خاص انکے واسطے موضوع ہے وے لوگ وس ایک
مفرد حرف کو دیکہہ کر یہی بولینگے جو اوسکی ساتہہ خاص ہے اور اردو سیکھنے
والون کو اسکا سکہلانا کچہہ ضرور نہین کیونکہ جب وے اس آوازکو لکہینگے
بدون سکہلائے بہی کئی حرفون سے ملاکر لکہینگے اور مرکب ہی اوس حرف کو
سمجہینگے ہان اگر کوئی نئی صورت انکی پیدا ہوکر اردو کے مفردات مین
ملجائی تو بیشک اردو خوان انکو مفردات مین شمار کرتے اسی سے جواب
اون لوگون کو بہی ہوگیا جو کہتی ہین کہ زبان اردو ابتک اصلاح پاکر ٹہیک
نہین ہوئی اسمین ابہی داخل کرنی کی گنجایش ہے اور یہ کہتے ہین کہ
صاحب زبان اردو ہندی فارسی عربی وغیرہ لفظون سے مرکب ہے
اور اون آوازون مذکورہ بالا کے واسطے درمیان ہندی کے حروف
مفرد موجود ہین پہر اردو مین کیون نہ تصرف کیا جائے سچ ہے
یہی خیال انکو موجب اس حرکت کا ہوا پر افسوس یہ نہ سمجہے
کہ اردو مسلمانون کی بولی ہے جنکی کتابت حروف فارسی مین ہے
اور فارسی نوشت مین سے یہ آوازین مفرد ہین یا مرکب اتنا نہ
سوچے نہین تو ہرگز کبہی بہی اسطرح پر نہ چہپوا سکتے ابتر (ہلہ)

اسکو بھی ایک حرف سوا اسکے (ه) اسے ہوز سے مقرر کیا ہے یہہ بھی کوئی حرف علیحدہ ہا ہوز سے نہین ہے دونو ایک ہی ہین پس حاصل یہہ ہوا مفردات جنسے صوت ترکیب پاتی ہے اردو مین (٣٦) ہین انکو اجزا اصلی یا عنصر صوت کلمہ اور صوتون کو عنصر لفظون کا اور لفظون کو عنصر کلام کا سمجھنا چاہئی صوت آواز کو کہتی ہین اور اصطلاح ہجی مین وہ آواز ہے جسکو قوت ناطقہ ایک دفعہ بدون کہین ٹہرنے کے ادا کردے جیسا (آ) ایک صوت ہے جو (ء) (ا) سے ملکر بنی ہے اسکو صوت کہتی ہین ویسے چھتیس ٣٦ حرف اردو کے یہہ ہین جو فارسی یا عربی مین نہین آتے اونکے واسطے یہہ نشان یہہ مقرر کیا ہے اور ان حرفون کا یہہ نقشہ ہے

تعداد	حروف اردو	فارسی نستعلیق	شکستہ	عربی
١	ا	ا	ا	ا
٢	ب	ب	ب	ب
٣	پ	پ	پ	×
۴	ت	ت	ت	ت
۵	ٹ	×	×	×
٦	ث	×	×	ث
٧	ج	ج	ج	ج

×	چ	چـ	چ چـ	۸
ح	حـ	×	ح	۹
خ	خـ	خ	خ	۱۰
د	د	د	د	۱۱
×	×	×	ڈ	۱۲
ذ	ذ	ذ	ذ	۱۳
ر	ر	ر	ر	۱۴
×	×	×	ڑ	۱۵
ز	ز	ز	ز	۱۶
×	ژ	ژ	ژ	۱۷
س	س	س	س	۱۸
ش	ش	ش	ش	۱۹
ص	ص	×	ص	۲۰
ض	ض	×	ض	۲۱
ط	طه	×	ط	۲۲
ظ	ظه	+	ظ	۲۳

۲۴	ع	+	ع	ع
۲۵	غ	غ	غ	غ
۲۶	ف	ف	ف ڤ	ف
۲۷	ق	+	ق	ق
۲۸	ک	ک	ک	لک
۲۹	گ	گ	گ	+
۳۰	ل	ل	ل	ل
۳۱	م	م	م	مـ م
۳۲	ن	ن	ن	ن
۳۳	و	و	و	و
۳۴	ہ	ہ	ہ	ھ
۳۵	ء	ٔ	لا لا	ء
۳۶	ی ے	ی ے	ی ے	ی

ان چھتیس ۳۶ حرفون مین انیس ۱۹ حرف منقوطہ اور باقی سترہ ۱۷ غیر منقوطہ ہین
اونکو مہملہ بہی کہتے ہین جیساکہ منقوطہ کو معجمہ بہی بولتے ہین اور (ب) کو با
موحدہ اور (ت) کوتائے مثناۃ فوقانیہ اور (ث) کو مثلثہ اور (ی) کو

مثنات تحتانیہ کہا کرتے ہین باعث اسکا یہہ ہے کہ سبہی حروف جو
ہر وقت ملنے دوسرے حرف کے ایک ہی صورت پر لکہے جاتے ہین اسلئے
واسطے انکے بتلانے کے یہہ اوصاف علیحدہ علیحدہ انکے مقرر کیے
گیئے ہین تا تمیز انمین حاصل ہو واضح ہو کہ فارسیون نے حروف
تہجی کے نام تین قسم پر منقسم کیئے ہین — مسروری —
ملفوظی — مکتوبی مسروری وے ہین جنکے نام دو حرف سے
لکہے جاتے ہین سو وے بارہ ۱۲ ہین (ا بے تے ثے حے خے رے
زے طا ظا فا ہا یا) جو کہ انکے نام پوشیدہ تلفظ مین ہین بسبب اسکے کہ ہر ایک
شخص (ا بے تے سے) بلا مجہولہ بولتا ہے اسلئے ان کا نام مسروری
یعنی منسوب بہ مسرور مشتق سر بمعنی پوشیدگی سے رکہا گیا —
ملفوظی وے ہین جنکے نام تین حرف سے لکہے جاتے ہین اور
آخر اونکا مانند اول کے ملفوظ ہو وے تیرہ ۱۳ ہین (ا ج د ذ س ش
ص ض ع غ ق ک ل) مکتوبی اونکو کہتے ہین جنکا نام
تین حرفون سے لکہا جاوے پر آخر اوسکا اول حرف کی قسم سے
ہو وے تین حرف ہین میم ۱ نون ۲ واو ۳ اس حساب سے
اٹہہ حرف جو مخصوص عربی سے ہین اونکو نکالکر اور چار حرف

فارسیون سے کے بڑھاکر جو دیکھیے ہین تو کل فارسیون کے حرف
چوبیس ۲۴ ہوئے مگر ہمزہ کو حرف شمار کرینگے تو پچیس ۲۵ ہونگے

بیان حروفِ اعراب کا

واضح ہو کہ حروف اِعراب اردو مین (الف واو یا) ہے
ہین انکو حروف عِلّت بھی کہتے ہین ہر مقام پر جہان انکی خواہش ہے
لکھے جاتے ہین بخلاف حرکات و سکنات کے کہ وے لکھے ہین ایک
مقام پر ہین آتے اِلّا و کہا جانا ضرور بات سمجھے وے تو ہین ہین تفصیل اور صورتین انکی

تعداد	نام	صورت	مثال
۱	فَتحہ زبر	آ	اَگر گَمر دَر
۲	کَسرہ زیر	اِ	اِزدیاد — مِہر — سِحر
۳	ضمّہ پیش	اُ	اُستاد — اُلُو — اُرب
۴	سکون جزم	ہ	سَرد — قَد — دَر
۵	تشدید	ّ	مُصَوَّر مُدَوَّر
۶	مد	~	آمدن آفتاب

۷	وقف	۸۸	سرْوْ — گُفْتْ
۸	تنوین دو زبر دو زیر دو پیش	اً اٍ اٌ	جبرًا۔ قہرًا۔ اسحٍ — علمٌ
۹	غُنّہ	ںْ	جہاںْ — جوںْ — جیںْ
۱۰	الف	ا	جا۔ آ — کہا — دیا
۱۱	یاے	ی ے	کی — کے
۱۲	واو	و	چو — ہو — جوں وغیرہ

فتحہ

اسکو فتح اور نصب عربی مین اور زبر فارسی مین کہتی ہین یہہ لفظ عبرانی ہے یہودی لوک پانچ بولتے ہین ایک فتح نصف الف کا ہوتا ہے کیونکہ دو فتحے ملنے سے ایک الف پورا پیدا ہوتا ہے اسیواسطے جہان دو فتحے ہون گے وہان ایک الف لکہا جائیگا تاکہ یہہ معلوم ہو کہ یہان دو زبر پڑہنے چاہئین جیسا کہ جبرًا قہرًا فورًا اور اگر دو زبر نہ پڑہی اور حرف الف ہی پڑہین تب بہی کچہ مضایقہ نہین چنانچہ اکثر اشعار عرب مین جبرا قہرا فورا پڑہتے ہین الا یہہ الف پڑہنا زبان عربی مین درمیان اشعار یا سجعون کے روا رکہا گیا ہے اردو مین نہین پڑہتے — فتحہ اول کلمے سے بہی آتا ہے جیسا کہ بیچ مین اور آخر مین بہی آسکتا ہے مگر الف کے اول ہمیشہ فتحہ ہی ہوتا ہے کوئی حرکت ماقبل الف کے

بجز فتحہ کے نہیں آسکتی جیسا کہ جا اور یہہ ضرور نہیں کہ جہان فتحہ ہو بعد اُسکے
الف ہی ہو کیونکہ کبھی واو اور کبھی یاء اور سوا اسکے حروف صحیح میں سے
ہر ایک حرف آسکتا ہے خواہ ساکن ہو خواہ متحرک جیسا خوار میں
خواہر — دریا — وجیہے — رونا — درّم — دل جس وقت الف کے ماقبل
فتحہ ہوگا اوس فتحہ کو فتحہ طویل کہینگے جیسا باب اور جو ماقبل الف کے
نہوگا وہ فتحہ قصیر کہلاتا ہے جیسے دریا — درہم — کرم — وے رونا
اور جس حرف پر فتحہ ہوتا ہے اوسکو مفتوح کہتے ہین

کسرہ

اسکو کسرہ — اور زیر اور خفض — اور جر بھی کہتے ہین جس حرف پر یہہ اعراب
ہوتی ہے اوسکو مکسور — مخفوض — اور مجرور یعنی زیر کیا گیا کہتے ہین
— ایک کسرہ نصف یائی تحتانی کا ہے دو کسرہ کے ملنے سے ایک یاء
پیدا ہوتی ہے اسکی تین حالتین ہین اگر ماقبل یا کے واقع ہوگا تو طویل
ہوگا اسیکو کسرہ معروف کہتے ہین جیسا نیم اور کسرہ معروف کے
لکہنے کی یہہ صورت ہے (ل) جیسے اس نون کے نیچے لکہا ہے
اور بعض جا ماقبل یا کے مجہول بھی آتا ہے نیم کے نیچے رسم و ریت کے
اور یہہ اسم متوسط ہے یعنی نہ مجہول نہ معروف جیسا دیکہ
کسرہ معروف نیم [illegible] مشہور متوسط دل مجہول نیم

بجن — اور قول ماقبل الف کے کبہی کسرہ نہ آویگا اور اگر کہین آویگا تو الف

کسرے سے بدل جاویگی جیسا قَال کا قِیْل الف بدل یاسے ہوگیا — اور واو

ساکن کے ماقبل بہی کسرہ آتا ہے جیسا بِوَار اور شناخت کسرہ معروف

اور مجہول کی یہہ ہے کہ اگر یائی معروف کے ماقبل ہوگا تو وہ کسرہ معروف ہے

اور جو یائے مجہول کے اول آیا ہے تو کسرہ مجہول ہے جیسا (پانی)

مین کسرہ معروف ہے اور (پانیوالا) مین کسرہ مجہول ہے

ضمّہ

اسکو ضم اور رفع اور پیش ہی کہتے ہین جس حرف پر یہہ حرکت

آتی ہے اسکو مضموم یا مرفوع یا پیش کیا گیا بولتے ہین اور صورت

اوسکی یہہ ہے (ٗ) دو پیش سے ملکر ایک واو پیدا ہوتی ہے تو ایک

پیش نصف واو ہے اوسکی دو قسم ہین ضمہ معروف جیسا خُوب اور

مجہول جیسا خُدا وند صورت دونون کی یہہ ہے

ضمہ	صورت	مثال	معنے
ضمہ معروف	و	زُور	جہوٹ
ضمہ مجہول		زُوْر	طاقت

ضمہ ماقبل الف اور یاء تحتانیہ کے کبہی نہین آتا اور جو آتا ہے تو واو بنا دیتا ہے

ضمہ کے بعد جو کوئی حرف ہوتا ہے تو نصف آواز اوسکی نکلتی ہے

جیسے رُشد اور جو متحرک ہوگا تو پوری آواز نکالنی ہوگی جیسے خُدا

اور قبل واو کے ضمہ کبھی معروف آتا ہے جیسا خوبصورت اور کبھی
مجہول جیسا (خُوْدْ) یعنی لوہے کی ٹوپی اور کبھی نصف آواز دیتا ہے
جیسا (خُوْدْ) یعنی آپ ضمہ دونو قسم کے شروع اور بیچ اور آخر
لفظ مین آسکتے ہین جس ضمہ کو کہینچ کر پڑہوگے واو پیدا ہوجاگی

سکون

اسکو جزم بہی کہتے ہین جس حرف پر سکون آتا ہے اوسکو ساکن
کہتے ہین صورت اوسکی یہہ ہے (ْ) معنی سکون کے عدم
حرکت ہین یعنے جس حرف پر زبر یا زیر یا پیش نہو وہ ساکن
کہلاتا ہے سکون اور وقف مین یہہ فرق ہے کہ جہان پر دو ساکن
جمع ہون اول سکون کو جزم اور دوسرے کو وقف اور جس حرف پر
وقف ہے اوسکو موقوف کہتے ہین جیسا خُوْدْ اسمین واو ساکن
اور دال موقوف ہے اور (دِیے) اور (سِیے) کی یاء ساکن ہے
یہہ سکون اول کسی حرف کے نہین آتا تشدید
ایک حرف کو دو دفعہ پڑہنے کو کہتے ہین اور صورت اوسکی یہہ ہے
(ّ) یہہ نشان جس حرف پر پاؤ اوسکو دو دفعہ پڑہو اگرچہ لکہا ہو ایک
ہی حرف ہو جیسا (مُہَذَّبْ) پڑہنے مین اسطرح پڑہا جاویگا (مُہَذْ ذَبْ)

دو حرف ایک جنس کے جہاں ہوتے ہیں پہلی کو ساکن کرکے دوسرے حرف میں داخل کر دیتے ہیں اوسکو ادغام بولتے ہیں اوسوقت اوسپر یہہ نشان (ّ) لکہتے ہیں تشدید اول میں کسی لفظ کے نہیں آسکتا جیسا کہ سکون اور وقف نہیں آسکتے ہیں اور جس حرف پر تشدید آتا ہے اوسکو حرف مشدد کہتے ہیں

مد

الف کو کہینچ کر پڑہنے کا نام ہے اور صورت اوسکی یہہ ہے (آ) جس حرف پر یہہ نشان پاؤ اوسکو کہینچ کر مد کے ساتھہ پڑہو اوس حرف کو ممدود کہنا چاہیے جیسا آدن آفتاب آہ آب آذر یہہ سب ہیں اور آخر میں حرف کے آسکتا ہے اول میں یہہ نہیں آسکتا کیونکہ الف آخر میں حرف اول کے آتا ہے

وقف

وہ ایک سکون ہے جو بعد ایک سکون کے آتا ہے سکون ثانی کو وقف اور اوس حرف کو جسپر وہ آیا ہے موقوف کہتے ہیں اور وہ حرف اسطرح پڑہا جاتا ہے کہ کوئی حرکت اوسپر بالا ہے اوسپر نمایان جیسا گفت جست تا موقوف ہے یہ وقف ہوا آخیر لفظ کے نہیں آسکتا تنوین ...

نون بیانی کو کہتے ہیں یعنے نون ساکن پڑہنا کیونکہ جب دو زبر یا دو زیر یا دو پیش یا ہم جنس ہوجاتی ہیں تو تشدید ہوجاتے ہیں یا ایک نون پیدا ہوجاتا جیسے کہ قہرًا

دو پیش	قہرٌ	قہرانُ	یہ حرکت انہی لفظ کے آتی ہے
دو زبر	قہرًا	قہرانَ	اور اوس حرف کو جسپر یہ حرکت ہو
دو زیر	قہرٍ	قہرانِ	منوّن کہتے ہیں

شدّہ

ناک میں کو کہتے ہیں وہ ایک نون ہے جسکے بعد حرف علت کے یعنے واؤ یا یاے یا الف کے واقع ہوا اور تلفظ میں نہ آوے بلکہ ناک میں بولا جاوے جیسا (جنّانْ) یعنے بہشت اور (جنونْ) یعنے دیوانگی اور (جنینْ) یعنے حمل اسکے لکہنے کی کوئی صورت نہیں صرف یہی پہچان ہے کہ الف یا واو یا یا کے بعد جو نون آوے اور ساکن ہو اوسکو غنہ پڑہنا چاہیے

الف

یہ حرف کبہی شروع لفظ میں نہیں آتا جہاں کہیں الف آوے گا اوسکے ماقبل فتحہ یعنی زبر ہی ہوگا صورت اوسکی یہ ہے (ا) جیسے آیا گیا وغیرہ

یاے

اسکی دو صورتیں ایک معروف جیسے یہ (ی) ابد کہو آج

ہے جیسے (سے) ان دونون سے کے ماقبل اکثر کسرہ ہوتا ہے الا مجہول کے
ماقبل کبھی فتحہ بھی آتا ہے جیسا آئے اور دیے
اسکے ماقبل اکثر پیش ہوتا ہے خواہ مجہول ہو یا معروف اور کبھی فتحہ
بھی آتا ہے جیسے قَوْل اور کبھی شاذ ونادر کسرہ بھی آتا ہے جیسے بوبار
یہ تینون حرف علت کہلاتے ہین مگر اکثر جاے بطور حرف اعراب
چونکہ مستعمل ہین اس لحاظ سے انکو بھی حرکات مین شمار کر دیا ہے
اور سوا اسکے اور انکے حالات آگے بیان ہون گے مگر یاد رہے
کہ کبھی یاے تحتانی سے لکھتے اور الف پڑھتے ہین جیسا (مُصَلّٰی) اور کبھی واو کر
الف پڑھتے ہین جیسا (صلوٰۃ) (خواہش) اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک
حرف لکھا جاتا ہے پر پڑھنے مین نہین آتا جیسے (وَالْفَتْحِ) —
(وَالْعَصْرُ) اور کبھی سے لکھتے نہین مگر پڑھتے ہین چنانچہ اسحٰق اسواسطے
ضرور ہوا کہ رسم خط تھوڑا سا بیان کردن

رسم الخط

پس جاننا چاہیے کہ حروف اردو کے دو طرح پر ہین اول ترکیبی
یعنے بروقت مرکب کرنے کسی لفظ کے وے حروف ملا کر لکھے سکتے
ہین خواہ اولین آوین یا بیچ مین یا آخر مین وے چھبیس ۲۶ ہین

(ا ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک گ ل م ن ہ ی) یہ چھبیس ۲۶ حرف جب اول یا بیچ
میں آویں گے تو اکثر انمیں سے اپنی صورت مفردی سے ناقص
ہوجاویں گے اور آخر میں پوری صورت رہیگی — دوسرے مفردی
یعنے جب شروع میں کسی لفظ کے واقع ہوں تو کبھی ملاکر نہ لکھے
جاینگے مفرد ہی رہینگے الا جبکہ اولین انکے حروف ترکیبی میں سے کوئی
حرف ملے تو مرکب ہی لکھے جائینگے عام ہے کہ کوئی حرف قسم اول کا
انکے بعد آوے یا نہ آوے وے اپنی اصلی صورت پر لکھے جاوینگے وے
دس ہیں (ء ا د ڈ ذ ر ڑ ز ژ و) اور جب یہ حرف بیچ میں واقع ہوں گے
تو بعد انکے دو حال سے خالی نہیں یا تو قسم اول کا حرف ہوگا یا انہیں
کی نوع کا دونو صورت میں اپنی اصلی صورت پر ہونگے جیسے (قال
قول — دراز — وڈارڑ — کٹول — کنول — ادب —) اور جو حرف قسم اول کے
انکے بعد آوینگے تو پہلا مرکب ہوکر آدہی صورت پر اور دوسرا پوری
شکل پر لکھا جائیگا جیسا — کڑہل — بڑہل وغیرہ جو ہمزہ شروع میں
آویگا وہ بصورت الف لکھا جائگا جیسا (اَلحمدُ — امان ایمان —
احد — اُحد) اور اگر کوئی حرف اولین اوسکے آجاوے کا تو مانع اوسکی

صدارت کا ہوگا یعنے تب ہی وہ صورت الف ہی پر لکھا جاۓ گا جیسے
فَاعْلَمْ فَاكْرَمْ وَالْمِنَّةُ لِلّٰهِ — وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ — اور جو ہمزہ بیچ میں ساکن
اویگا تو جو حرکت اوسکے ماقبل کے حرف پر ہوگی اوسی حرکت کی
جنس کا جو حرف ہے گا اوسکی صورت پر ہمزہ لکھا جاۓ گا مثلاً ماقبل ہمزہ
کے فتحہ ہے تو الف لکھا جاۓ گا — اور جو کسرہ ہے تو یاۓ تحتانی
— اور جو ضمہ ہے تو واو لکھینگے مگر ہمزہ پڑھنے میں آویگا جیسا —
رَأْس — بُؤْس — ذِئْب اور جو خود ہی متحرک ہے تو جو حرکت
اوسپر ہوگی اوسکی صورت پر وہ ہمزہ لکھا جاۓ گا جیسے مَسْأَلَة —
تَسَاؤُل — مُؤْوِنَة — سَائِل — لَئِم — اور بعضے یہہ صورت (ء)
اوسکے اوپر اسواسطے بنا دیتے ہیں تاکہ یہہ معلوم ہو کہ حقیقت میں یہہ
ہمزہ ہے جو بصورت حروف علت کے لکھا گیا ہے

جو الف کہ تیسرے حرف کی جگہ یا چوتھے حرف یا پانچوین کی جاۓ پر واقع ہوگا وہ یا
کی صورت پر لکھا جاۓ گا اور الف پڑھا جاۓ گا جیسا کہ (فَتٰی عَلٰی رَحٰی
یَحْیٰی اَغْنٰی مَعْنٰی مُصْطَفٰی مُعْطٰی اَوْلٰی قَهْقَرٰی
اِرْتَضٰی مُصَفّٰی مُسْتَثْنٰی) اسکے لکھنے کی یہہ صورت ہے
ی یعنے یاۓ تحتانی کو جو کہ الف پڑھی جاتی ہے اوسکو دو دانے نہ لکھا جا
اور یہی الف جو تیسرا چوتھا اور پانچوان ہمزہ یا تحتانی کے بعد آکر جیسے

الف لکھا جائیگا جیسا اجیا بخلاف یحییٰ کے کہ باوجود یاے کے بعد
الف واقع ہوا ہے پہر بہی اسکے لفظ مین یاہی سے لکھا جائیگا یہہ قاعدہ خصوصیت
عربی سے رکہتا ہے بخلاف فارسی اور اردو کے کیونکہ ان دو زبانین
الف سے بہی لکھنا جائز ہے جیسے عُلاّ ۔ رضا ۔ بجا ۔ اغنا ۔ سفنا
وغیرہ اور الف صلوٰۃ ۔ زکوٰۃ ۔ حیوٰۃ ۔ ربوٰ ۔ مشکوٰۃ
خواہ ح خواہ ہ کا بصورت واو لکھا جائیگا اور الف ... اور اسرائیل
پہچان کہ حقیقت مین یہہ الف ہے یا واو بدون عربی زبان جانے نہین
ہوسکتی کیونکہ اکثر تمیز اسکی تثنیہ سے ہوتی ہے جو اردو مین مستعمل نہین
اور اولیٰ ۔ اور علیٰ اور حتیٰ مین الف یا ... کی صورت پر لکھا جاتا ہے
تاے فوقانی دولت ۔ رفعت ۔ سعادت ۔ شوکت ۔ حشمت
شجاعت وغیرہ کو دراز لکھنا چاہیے اور تاے صلوٰۃ ۔ زکوٰۃ کو بدون الف
وبدون ان شاء کا درمیان انشاء اللہ کے متصل لکھنا چاہیے کیونکہ فارسی
اور اردو مین اسکو ایک کلمہ کی مانند شمار کرتے ہین عربی کا قاعدہ ملحوظ
نہین رکہتے اور ایسا ہی عنقریب و علیحدہ کو متصل لکھنا چاہیے نعم ... یا
یا علی حدہ البتہ ... اور جس اسم کو جو مرکب اسم یا ایک فعل اور ایک اسم سے ہو
غیر منفصل لکھتے ہین جیسے حق سبحانہ حق تعالیٰ بعض مقام پر ایک حرف ایسا
ہوتا ہے کہ لکھا نہین جاتا پر پڑھنے مین آتا ہے جیسے ...

یہان پر یہہ بتلاتا ہے کہ دوسرا حرف ادغام کیا گیا ہے مگر لکہتے ہین
ایک ہی آتا ہے اور تشدید ہی اردو مین نہین لکہتے یہہ عبارت سے
دریافت ہوتا ہے اور بعض جاے لام وہان لام یا غیر لام کے مدغم
پڑہا جاتا ہے جیسے اَللَّحم یا الرَّجل حقیقت مین اَلْ لَحْم اور اَلْ رَجُل تہا
اور کبہی اس لام کو گرا ہی دیتے ہین جیسا اَلَّذِی کا اَلذِی لکہتے ہین
اور لفظ اللّٰہ اور رحمٰن کا الف نہین لکہتے جیسا بسم اللّٰہ کا ہمزہ حذف
کر دیتے ہین کیونکہ اصل مین باسم اللّٰہ تہا اور ہمزہ ابن کا بہی گرا دیتے ہین
جیسے زید بن عمر اور اسم اشارہ کا الف بہی محذوف کر دیا جاتا ہے جیسا
ہٰذا حکم ھو اصل اسکی یون تہی ہَاذَا اور ثلٰث ثلٰثین لیکن
انکا بہی الف گرا دیا گیا ہے اصل مین ثلاث ثلاثین تہا یون ہیا
اسیطرح پر اکثر ناموں مین الف نہین لکہا جاتا مگر پڑہا جاتا ہے جیسا کہ
ابرٰھیم اسمٰعیل اسحٰق پڑہتے ہین ابراہیم اسماعیل اسحاق
بعضے لوگ سلیمان عثمان حارث مالک معاویہ کا
الف بہی عربی مین گرا کر یون لکہتے ہین سلیمٰن عثمٰن حٰرث
مٰلک معٰویہ اور کبہی دو واو مین سے ایک واو کو گرا دیتے ہین جیسا
داوٗد کی واو اسکو داؤد لکہتے ہین اور دو واو پڑہتے ہین بعض مقام
ایک حرف لکہتے ہین پر پڑہنے مین نہین آتا جیسا کہ جمع کا صیغہ عربی کا اگر

کہیں پاؤ گے تو وہاں بعد واو جمع کے ایک الف لکھا ہوا ہوگا چنانچہ
فتحوا شادیوا وغیرہ اور لفظ مِائَۃ میں الف اسواسطے بڑہاتے
ہیں تاکہ کوئی مِنۃ نہ سمجھ لے اور بعد لفظ عمرو کے ایک واو اسواسطے
لکھتے ہیں تاکہ فرق ہو درمیان عُمَرَ اور عَمْرو کے جہاں کہیں عَمْرٌو
لکھیں گے جیسے عَمْرٌو اور جہاں عُمَرُ لکھینگے بدون واو کے ہوگا
— اور بعض بار جو لوگ کہ اصل کتابت میں یہ ہے کہ ہر ایک کلمہ علیحدہ
علیحدہ لکھا جاوے اسپر بھی مرکب کر کے لکھے جاتے ہیں جیسا کہ
حَبَّذا یہ مرکب حَبَّ اور ذا سے ہے ملا کر اسکو لکھنے لگے ہیں

بعض اشارات جو کتابوں میں
ہوتے ہیں وہ یہ ہیں

رہ	رحمہ اللہ یا رحمۃ اللہ علیہ
رض	رضی اللہ عنہ اگر مؤنث ہو تو رضی اللہ عنہا
صلعم	صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
مط	مطلوب یا مطلب
مقص	مقصود یا مقصد

ایضم	ایضاً	تعہ	یعنی تعالی
مہ	ایضاً	عم / ع م	علیہ السلام
ظ	ظاہر		
بط	باطل		
مح	محال		
مصہ	مصنف		
شہ	شارح		
اہ / الخ	الی آخرہ		

بیان تلک بیان رسم الخط کا تمام ہوا اب یہ جاننا چاہیے کہ سب حروف کہاں سے نکلتے ہیں اور تلفظ ان کا کس طرح پر ہوتا ہے اور بلحاظ مخرج اور صفات کے کیا کیا نام اسکے ہیں

بیان مخارج و صفات حروف کا

مخارج جمع مخرج کی ہے مخرج کے معنے جائے نکلنے کے ہیں اور صفات جمع صفت کی ہے جسکو وصف اور گن ہندی میں کہتے ہیں جب حرف کا حلق استحقیق ہوا پس واضح ہو کہ اردو کے چھتیس ۳۶ حرف ہیں اور تخمیناً سترہ اُنکے مخرج ہیں مخرج اول اقصائے حلق سے

آخر گلے کا جہاں کی طرف ہے اس مخرج سے تین حرف علی الترتیب
یعنی ایک پیچھے دوسرے کے نکلتے ہیں وہ یہ ہیں
ہمزہ — ہا — الف ء ہ ا (۲) وسط حلق یعنی حلق کا بیچ
یہاں اور حاء حطی نکلتی ہے ع ح (۳) ادنائے حلق یعنی زبان
کی جڑ کے قریب ہے اس سے غین اور خاء نکلتے ہیں غ خ
ان ساتوں حرفوں کو حروف حلقیہ کہتے ہیں (۴) اقصائے زبان
یعنی انتہا زبان کی یہ مخرج قاف کا ہے ق

(۵) مخرج کاف اور گاف کا

یہ مخرج قاف کے مخرج کے قریب ہے ان تینوں حرفوں کو یعنی ق ک گ
حروف لہویہ کہتے ہیں — اور قاف کو تقصی بھی کہتے ہیں جیسا کہ کاف کو عکد
کہتے ہیں

(۶) وسط زبان

یہ مخرج (ج اور چ اور ش اور یائے) کا ہے ان چاروں کو شجریہ کہتے ہیں

(۷) مخرج ضاد کا

یہ ضاد ایک دو کناروں اور ڈاڑھوں متصلہ اس کناروں سے نکلتی ہے
اسی واسطے ضاد کو اضراسے اور حافتی بھی کہتے ہیں

(۸) مخرج لام کا

یہ ضاد کے مخرج کے نیچے زبان کے سرے تک اور تالو سے ملکر نکلتا ہے

(۹) مخرج نون کا

یہ لام کے مخرج سے نیچے تالو اور ناک سے ملکر

(۱۰) مخرج رے کا

یہ مخرج نون کے مخرج سے نیچے ہے اور اس سے یہ تینون
حروف نکلتے ہین ان پانچون حرفون کو لثویہ کہتے ہین

(۱۱) مخرج دال کا

دال ڈال طا وتا و ٹا کا یہ پانچون حرف زبان کی پھنگلی اور اوپر کی
اگلیون کی جڑ سے نکلتے ہین ان پانچون کو نطعیہ کہتے ہین

(۱۲) مخرج

صاد زا ثا و سین کا یہ حرف زبان کی پھنگلی اور نیچے کی دو اگلیون کی
جڑ سے نکلتے ہین ان چارون حرفون کو اسلیہ کہتے ہین

(۱۳) مخرج

ظا ذال ثا کا ہے یہ حرف زبان کے سرے اور اوپر کی دو اگلیون کے
سرے ملکر نکلتے ہین ان تینون کو ذلقیہ کہتے ہین

(۱۴) مخرج

ف کا ہے وہ نیچے کے ہونٹ کا پیٹ اور کنارہ اوپر کے دو اگلیون کا

(۱۵) مخرج

با اور پا اور میم اور واو کا ہے وہ یعنی دونون ہونٹون کے

جبکہ لحجا ہیں اور ناک کی ہوا کو بھی میم ہیں دخل ہے اوران پانچوں کو شفہیہ
کہتے ہیں

(۱۶) مخرج

نون غنہ کا وہ ناک. کیا آواز ہے صرف — خلیل ابن احمد جو کہ ایک
عرب کا ہے وہ واو الف یا ر کو حروف ہوائیہ کہتا ہے تفصیل ...

حروف شجریہ	حروف لہویہ	حروف حلقیہ
ج چ ش ی	ق ک گ	ء ہ ع غ ح خ
اسلیہ	**نطعیہ**	**حروف لثویہ**
ص ز ژ س	د ڈ ط ت ٹ	ض ل ن ر ڑ
	شفویہ	**ذلقیہ**
	ف ب پ م و	ظ ر ث

جاننا چاہیے کہ حروف تہجی بلحاظ اپنی صفتوں کے بہت نوع کے ہیں لیکن مشہور چوبیس ۲۴ نوع ہیں

۵	۴	۳	۲	۱
متوسطہ	رخوہ	شدیدہ	مہموسہ	مجہورہ
۱۰	۹	۸	۷	۶
ذلقیہ	منخفضہ	مستعلیہ	منفتحہ	مطبقہ
۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱
مکرر	مہتوت	صفیریہ	مقلقلہ	مصمتہ
۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶
مستطیل	متصل	ہاویہ	منحرف	متفشی

راجع   لثویہ   اغنیہ   منشریہ

مجہورہ

وے حرف ہین جو سانس کو جاری ہونے سے روکین وے انیس حرف ہین

(ا ب ج د ذ ر ز ض ط ظ ع غ ق ل م ن و ے)

مہموسہ

وے حرف ہین جو ایسے نہون وے گیارہ ہین (ت ث ح خ س ش ص ف ک ہ) اور ہندیون کے نزدیک مجہورہ انہارہ ہین (ا ب پ ت ٹ ج د ڈ ر ڑ ط ق ک ل م ن و ی) اور مہموسہ

(ث ح خ ذ ز ژ س ش ص ض ظ ع غ ف ہ ی)

شدیدہ

وے حرف ہین کہ اگر انکو ساکن پڑہین اونکے مخرج ہین سانس قطع ہو

وے گیارہ حرف ہین (ا ب ت ٹ ج د ڈ ط ق ک ء)

رخوہ

وے ہین جو ایسے نہون وے چودہ حرف ہین (ث ح خ ذ ز ژ

س ش ص ض ظ ع ف ہ

متوسطہ

وے ہین کہ درمیان دونون کے ہون وے آٹھ (ا ر ع ل م ن و ی)

مطبقه

وے حرف ہین جو زبان کو تالو سے لگا دیتے ہین وے چار ہین

(ص ض ط ظ)

منفتحه

وے حرف ہین جو زبان کو تالو سے بروقت اونکے تلفظ کے نہ لگنے دین وے مطبقہ کی ضد ہین

مستعلیه

وے ہین جو زبان کو بروقت اپنے تلفظ کے اوپر کو لیجا وین وے سات حرف ہین (خ ص ض ط ظ غ ق)

منخفضه

وے ہین جو انکی ضد ہین اور وے سولے اسکے ہین

ذلقیه

یعنے فصاحتی وے حرف ہین جو خفیف اور ہلکے ہون وے چھ ہین (ب ف ل م ن) اور بعضون نے ذلقیہ راء لام نون کو کہا ہے

مصمته

مصمت ٹہوس کو کہتے ہین پس وہ بیشک ثقیل ہوگا چونکہ یے حرف بہی زبان پر ثقیل ہین اسواسطے انکو مصمت کہتے ہین وے سوائے حروف ذلقیہ کے ہین

متقلقله

وے حروف ہین جنہین زبان کا سختی آواز کی ساتہہ کہنچا ؤ ہو وے

سات حرف ہیں (ب ج د ڈ ط ق)

صفریہ

اون حرفوں کو کہتے ہیں کہ آوازاونکی بولتے وقت سنا ہے آواز صفیر
یعنی زفیر کی ہو جسکو ہندی میں سیٹی کہتے ہیں وے چار
حرف ہیں (ز ش س ص)

مہتوت

حرف ہا ہے ہت کے معنے نقل کرنا کلام کا جلدی سے
اور ابوحیان کے نزدیک حرف مہتوت ہمزہ ہے اور ہت کے معنے
نچوڑنا آواز کا یا توڑنا اور بعضے اسکے معنے حرف کا اظہار کہتے ہیں
معنے تکرار اور کرنا مکرر

حرف ر را ہے دو ہیں

متفشی

شین اور بعضے فا اور ضاد کو بھی متفشی کہتے ہیں

منحرف

لام ہے اور بعضے را کو بھی منحرف نام رکھتے ہیں
ہاوی الف ہے منفصل واو ہے مستطیل ضاد ہے راجع
میم ہے لینہ تین حرف ہیں واو الف یا جسکو جمع واسے
اغنیہ دو حرف ہیں میم اور نون صفتیں یہ سات حرف ہیں

ار ڈا زاء ژاء ذال ضاد ظاء اور بعضے نون متحرک کو بسبب اسکے
لام سے مقارنت رکہتا ہے اور غنہ مین مخالط ہے مشترکہ کہتے ہین

تنبیہ

کوئی شخص یہ خیال نکرے کہ تیئے صفات اور مخارج جو بیان ہوئے حروف
عربی سے خصوصیت رکہتے ہین بعض الفاظ جو فارسی یا اردو کے
ہین اونکو اسواسطے انہین داخل کیا ہے کیونکہ جواب اسکا
بیانات سابقہ سے اوسکو بخوبی معلوم ہوگا کہ تئے حروف فارسی
یا اردو کے جو ہندی سے زیادہ کئے گئے ہین وے نئے نہین ہین بلکہ
وہ ہین اصل حروف ہین واسطے آواز پیدا کرنے کے کچھ نشانات
مقرر کئے گئے ہین جسے اوسی مخرج سے بزور و شدت
نکالے جاتے ہین جیسے کہ اونکے اصول نکلتے ہین مثلاً ٹ جسکا مخرج
تے سے نکلتی ہے اوسی سے ٹ بہی نکلے گی مگر با ولد شدت اسلئے
بنایا گیا جو تے کا مخرج ہے وہی ٹ کا قرار دیا کیونکہ تئے نام پیدا کرنے
لیئے واسطے سے خارج ہین

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۳	ستاذہ	اساتذہ
۶	۶	انجانے	انجل
۶	۶	ھوئیا	ھوئی
۱۴	۹	سروی	سری
۱۷	۱۵	نیم	حسینیم
۱۹	۱۶	اباى	ایک ہی
۲۱	۳	فھرا	قھرا
۳۴	۱۴	فھری	قھری
۲۶	۸	زید بن عمر	حبیب زید بن عمر
۲۸	۱۵	گن ہتی ہیں	احمد مہدی ہیں گن
۳۳	۴	لکھنے دین	لگنے دین
"	۸	متخفضہ	منخفضہ
۳۵	۱	اسکے	اسکے کہ